Popular Front of India

+91 11 2 9949902
popularfrontmail@gmail.com
www.popularfrontindia.org
/PopularFrontofIndiaOfficial
@PFIOfficial
/PopularFront EMedia
/pfiofficial

پریس ریلیز

نئی دہلی

۷/نومبر ۲۰۱۹

آرایس ایس الفاظ سے نہیں، بلکہ عملی طور پر امن ورواداری کے تئیں اپنے عزم کا ثبوت دے: پاپولرفرنٹ

وزارت برائے اقلیتی امور کی مبینہ پہل سے، مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ منعقدہ اجلاس میں آرایس ایس لیڈران کی جانب سے کئے گئے وعدوں اور پیش کردہ تجاویز کو دیکھتے ہوئے، پاپولرفرنٹ آف انڈیا کے جنرل سکریٹری ایم محمد علی جناح نے کہا ہے کہ آرایس ایس اس وقت تک مذہبی اقلیتیوں کا اعتماد حاصل نہیں کرسکتی جب تک کہ وہ اپنے بنیادی نظریاتی دستاویزات کو واپس نہیں لیتی اور اپنی تاریخی غلطیوں کے لئے معافی نہیں مانگتی۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ آرایس ایس مسلمانان ہند کو فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور عدلیہ کے احترام کا سبق دینے کا کوئی اخلاقی حق نہیں رکھتی کیونکہ قومی مفاد کے خلاف جانے کی مسلمانوں کی کوئی تاریخ نہیں ہے۔

آرایس ایس لیڈران بار بار مسلمانوں کو بابری مسجد مقدمے میں سپریم کورٹ کے فیصلے کو قبول کرنے اور امن ورواداری قائم رکھنے کی نصیحت کررہے ہیں۔ جہاں پاپولرفرنٹ اس بات پر قوی یقین رکھتی ہے کہ امن اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کی ہر کوشش خواہ کہیں سے بھی ہو، اس کا سب کو استقبال کرنا چاہئے، وہیں ایسا لگتا ہے کہ آرایس ایس یہ چاہتی ہے کہ بابری مسجد مقدمے کو موجودہ صورتحال تک پہنچانے میں آرایس ایس کے رول کو لوگ بھول جائیں۔ کوئی بھی، ملک کے ذہن سے اس بات کو بھلا نہیں سکتا کہ ۶/دسمبر ۱۹۹۲ کو سنگھ پریوار سے وابستہ لوگوں نے ہی بابری مسجد کو دن کے اجالے میں زمین دوز کردیا تھا۔ صرف مسلمانوں ہی نہیں بلکہ پورے ملک اور عوام کے خلاف یہ منظّم جرم ایودھیہ میں موجودہ حالات کو برقرار رکھنے کے کورٹ کے احکامات کی صریح خلاف ورزی کرتے ہوئے انجام دیا گیا۔

آرایس ایس کے لیڈران مسلمانوں کے سامنے عدلیہ اور قانون کی حکمرانی کا احترام کرنے کے متعلق لیکچر دے رہے ہیں، لیکن انہیں یہ یاد ہونا چاہئے کہ ان تمام سالوں میں بابری مسجد کے اندر جبراً اور غیر قانونی طریقے سے مورتیاں رکھے جانے اور بابری مسجد کے انہدام سے قبل اور بعد سے لے کر اب تک مسلمانوں نے ہمیشہ عدلیہ پر یقین رکھا ہے اور وہ آج بھی اپنے اسی یقین اور اعتماد پر قائم ہیں۔ اگر آرایس ایس اور اس کے ہمنواؤں نے مسلمانوں کے رویّے کی پیروی کی ہوتی، تو یہاں آپسی بھروسے کا ایک ماحول پیدا ہوتا اور سیکڑوں جانیں محفوظ رہتیں۔ آرایس ایس کے قدآور لیڈران کے مسلم سماج کے خلاف کچھ نہ بولنے سے وہ ان کا اعتماد حاصل نہیں کرسکتے، کیونکہ حقائق اور ریکارڈ جو کچھ چیخ چیخ کر بیان کررہے ہیں، وہ اس کے بالکل برعکس ہے۔ مسلمان آرایس ایس لیڈران کے ظاہر کو سنجیدگی سے لیں، اس کے لئے ضروری ہے کہ آرایس ایس اپنے عمل سے یہ ثابت کرے کہ اس کے الفاظ میں خلوص ہے۔

محمد علی جناح نے اس بات پر زور دیا کہ آرایس ایس کے لئے مسلمانوں کے ساتھ روابط قائم کرنے کی واحد سبیل یہ ہے کہ آرایس ایس اپنے بنیادی نظریے اور پرتشدد طریقے کو ہمیشہ کے لئے ترک کرے۔ اپنے مذہبی عقیدے اور مشن کی رُو سے مسلمانان ہند کا یہ فریضہ ہے کہ وہ اپنی قوم سے باہر نکل کر اکثریتی برادری کے ساتھ دوستانہ روابط اور اتحاد کو مضبوط کریں۔ لہٰذا مسلم لیڈران کے کسی بھی طبقے کی جانب سے دیگر اقوام کے ساتھ مل کر امن وآشتی کی ہر کوشش کا خیر مقدم اور حمایت کی جانی چاہئے۔ بلاشبہ موجودہ حالات میں یہ ایک بے حد اہم قدم ہے اور تمام لوگوں کے ساتھ بات چیت کے راستے کھلے رکھنے چاہئیں۔ تاہم ان کوششوں کے نتیجہ خیز ہونے کے لئے یہ بات اہم ہے کہ نفرت اور تشدد کے سوداگر خود سے اپنے آپ کو ناصح اور مشیر نہ بنائیں۔

محمد علی جناح نے مزید کہا کہ اگر مرکزی حکومت اور وزارت برائے اقلیتی امور واقعی اقلیتی برادریوں کا اعتماد جیتنا چاہتی ہیں تو انہیں آرایس ایس کے رابطہ عامہ کے ایجنڈے کی راہ ہموار کرنے کے بجائے اقلیتوں کے وجود اور ترقی سے جڑے مسائل پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔

ڈاکٹر محمد شمعون

ڈائرکٹر، رابطہ عامہ

پاپولرفرنٹ آف انڈیا، نئی دہلی